Submission of E-contents

1. Name: DR. MD ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: Urdu/S.Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. II sem, Paper - 08
7. Title/Heading of e-content : TABSARA NIGARI KA FUN
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

16-10-2020

تبصرہ نگاری کا فن

M.A. II Sem Paper - 08

تبصرے کے بارے میں جہاں بہت سے کئی پہلو ہو سکتے ہیں۔ اخلاقی، مکتبی، عملی۔ اخلاقی پہلو سے بات کی جائے تو اس طرح کے سوال اٹھائے جائیں گے۔ تبصرے میں مبصر جانب داری کا کیا مقام ہے؟ مبصر کے لیے کتاب سے کس حد تک واقف ہونا ضروری ہے؟ تبصرہ نگار کو کتاب کے نقائص کی نشاندہی اور اس کے محاسن کی تعریف میں کیا تناسب رکھنا چاہیے؟ مکتبی جہات میں ہیں کچھ اس طرح کے سوالوں کی بات شروع ہوگی۔ تبصرہ فن یا مشق یعنی Art ہے یا Skill — دوسرے الفاظ میں، کیا تبصرہ نگاری شاعری کی طرح تلمیذ الرحمٰن ہوتا ہے یا مشق و مزاولت کے بل بوتے پر ہر شخص تبصرہ نگار بن سکتا ہے؟ تبصرہ نگار کتنا اہل ہونا چاہیے؟ تبصرہ نگاری اور تاثرات نگاری میں کیا فرق ہے؟ کیا مبصر کے لیے ضروری ہے کہ وہ بھی اس فن کو برتتا ہو جس کا اظہار کتاب میں کیا گیا ہے؟ یعنی کیا شعری مجموعے کا مبصر کا شاعر ہونا ضروری ہے؟ عملی نقطہ نظر سے گفتگو میں صرف ایک ہی سوال ہوگا یعنی یہ کہ تبصرہ اور تنقیدی مضمون میں کیا فرق ہے؟

تبصرے میں اخلاقی مسائل کو اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ یہی پہلو تبصرے کے قاری، کتاب اور مبصر سے براہ راست متعلق ہیں۔ اور یہ رشتہ نہ صرف براہ راست ہے بلکہ بہت گہرا اور اصل میں۔ بہ حیثیت قاری کتابوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اس کا مقصد ہے۔ اسے چنداں سروکار نہیں کہ تبصرہ نگار کس فن کا مظاہرہ کر رہا ہے یا کس مشق یعنی Skill کا؟ اس سے اس قاری کو کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ جو تبصرہ وہ پڑھ رہا ہے اس میں اور کسی تنقیدی مضمون میں کیا فرق ہونا چاہیے۔ مکتبی سوالات تو محض طالب علموں کی دلچسپی کے ہیں۔ عملی سوالات کی اہمیت صرف تبصرہ نگار کے لیے ہے۔ لیکن اخلاقی کتاب میں تینوں متعلقین (قاری، کتاب اور مبصر) پوری طرح الجھے ہوئے ہیں اس لیے

اس سوال کا حل بھی تبصرہ نگاری کے فہم و ادراک کے لیے لازمی ہے ۔

ہماری جدید ادبی صورت حال کا ایک عبرت ناک پہلو یہ ہے کہ ہم ایک طرف تو اپنے اوپر اچھے سے اچھا تبصرہ دیکھنے کے مشتاق رہتے ہیں اور انکے لیے سعی بھی کرتے ہیں اور دوسری طرف تبصرے کو اشتہار بازی کی ایک گھٹیا چیز بھی کہتے پھرتے رہتے ہیں ۔ یہ رویہ خود اعتمادی اور یقین و ایمان داری کے فقدان کی دلیل ہے ۔ اردو میں آزاد اور بے خوف تبصرہ نگاری کی روایت کے عدم استحکام کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ادیبوں نے اکثر تبصروں سے اشتہار کا کام لیا ہے ۔ چنانچہ اب بھی اگر کسی کتاب پر تعریفی یا تنقیدی تبصرہ ذرا بھی معمول سے ہٹا ہوا نظر آئے تو فوراً یہ اندازہ لگا لیا جاتا ہے کہ مبصر یا رسالے کا مدیر مصنف کا دشمن یا دوست ہے ۔ دراصل اردو میں تو جلد دیباچہ اور تبصرہ کو ایک ہی قبیل کی چیز سمجھی جاتی ہے اس بے فرق کے ساتھ کہ تقریظ میں تعریف زیادہ مبالغہ آمیز ہونا چاہیے ۔ دیباچے میں تعریف میں تعریف تو ممکن ہو لیکن مبالغہ اور لمبی زور آلم ہو ، تبصرے میں تعریف دیباچہ جیسا ہو لیکن ساتھ ہی کتاب کی قیمت ، پبلشر کا نام اور دیگر تفصیلات بھی درج ہوں ۔

تبصرہ کا سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ یہاں استدلال اور Argument کے ذریعہ کوئی نظریہ خلق کیا ہوتا بلکہ کسی بنے بنائے نظریہ کی روشنی میں کسی مخصوص کتاب کا جائزہ لیا جاتا ہے ۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. II Sem, Paper – 08
Title/Heading of E-Content: TABSARA NIGARI KA FUN
Whats app. No. 9431632576